یہ اخبار صرف دو صفحون پر نکلا ہے۔

معہ ضمیمہ درس قران مجید ۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد
Reg. No. L. CCLXXXVIII
مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد
چار روپے پیشگی
جلد ۱ ۔ ۸۔ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ فروری مطابق ۲۸۔ ماگھ سمت ۱۹۶۷ ۔ نمبر ۱۵
بھائیو گر قادیان آؤ گے تم ۔ ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

معذرت

قادیان کے اردگرد بعض گاؤن مین طاعون ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور غریب نوازی کے ذریعہ سے محفوظ رکھے۔ مطبع مین کام کرنے والون کے بعض لواحقین کے بیمار ہوجانے کے سبب اس ہفتہ کام مین بہت حرج رہا اور اخبار نکل نہین سکا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت کی اطلاع احباب تک بہرحال پہونچا دینے کی خواہش سے بشکل تمام ایک ہی ورق چھاپ کر روانہ خدمت ناظرین کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح

کے حالات حضرت کے معالج جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھوائے گئے ہین۔ جو درج ذیل ہین۔ ڈاکٹر صاحب پر بڑا ابتلاء آیا تھا جس سے خدا نے نجات دی اس کے صلہ مین اول نعمت تو انہین یہی ملی ہے کہ اس بیماری مین اوّل سے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے معالج ہین یہ شاندار ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو عطا کیا ہے۔ گویا حضور کے معالجہ کے واسطے ان کو زبردستی بانتخواہ رخصت دی گئی ہے یہ مار کر کھلانے والی مثال ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بھی راولپنڈی سے واپس آ گئے ہین اور بدستور حضرت کی خدمت مین مصروف ہین۔

پیارے مفتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتہ مین بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ روبصحت رہی ہے۔ زخم نصف کے قریب بھر آیا ہے۔ ہڈی کا صرف ایک چھوٹا سا کنارہ برہنہ رہ گیا ہے باقی سب پر انگور آ گیا ہے۔ ضعف ہے مگر الحمدللہ روز بروز بتدریج طاقت آ رہی ہے۔ صرف کچھ بے خوابی کی شکایت ہے اور کبھی کبھی سر مین خفیف سا درد ہو جاتا ہے۔ کل سے دائین پاؤن کے تلوے مین جلن ہوتی ہے۔ جو انشاءاللہ قابل تشویش نہین۔ تین روز سے حضور تکیہ کے سہارے بیٹھ کر عشاء کی نماز ادا فرماتے ہین۔ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ۔

والسلام۔ عاجز دعا کا طالب بشارت احمد عفی عنہ

حضرت فاضل امروہی

حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے بروز ہفتہ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے۔ گذشتہ جمعہ مین ان کا خطبہ بھی بہت ہی رقت انگیز تھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مخدوم کو صحت وعافیت کے ساتھ پھر قادیان مین لائے اور ہمین ان کی زیارت سے مشرف اور ان کے عالمانہ خطبات سے فیضیاب کرے۔ آمین

ایک کشف

۵۔ فروری ۱۹۱۱ء صبح فرمایا۔ ابھی مین نے دیکھا ہے کہ اسی مقام پر کسی پرند کا مزیدار شوربا کھایا ہے اور اس کی باریک باریک ہڈیان پھینک دی ہین یونہی آپ نے یہ کشف سنایا۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اس کو پورا کرنے کے لئے کسی پرند کے گوشت کا انتظام کیا جاوے یہ کہکر وہ اٹھے تاکہ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو کبھی کبھی ہوائی بندوق سے شکار کھیلا کرتے ہین انھین عرض کرین کہ کوئی پرند شکار کرین۔ شیخ یعقوب علی صاحب ان کے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت انھون نے کچھ پرند شکار کئے ہین وہ حضرت کی خدمت مین پیش کئے گئے اور حضرت بہت خوش ہوئے۔

۳۔ فروری ۱۹۱۱ء کو بعض افغانون نے جو یہان کچھ عرصہ سے آئے ہوئے ہین رخصت چاہی اور بیعت کی۔ حضرت نے بعد بیعت فرمایا۔ بری صحبتون مین نہ بیٹھو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا کرو اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم ایک نصیحت نامہ لکھدینگے تب رخصت کرین گے چنانچہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء قبل دوپہر حضرت نے مندرجہ ذیل نصائح لکھوائین جن کا اردو ترجمہ یہان درج کیا جاتا ہے۔ (اول) تمام آدمی نماز کو اول وقت پوری توجہ سے ادا کرین (دوم) دعاؤن مین بکثرت مشغول رہین۔ (سوم) لاالہ الا اللہ کا وظیفہ کرین (چہارم) درود شریف۔ لاحول اور استغفار سے غافل نہ ہون (پنجم) امراء سے مباحثہ نہ کرین۔ اس باب مین سخت تاکید ہے کیونکہ امراء عموماً حق سے دور ہوتے ہین اور تکبر مین مبتلا ہوتے ہین۔ ہان ان کے حق مین دعا کرو خواہ یہ امراء گاؤن کے ہون یا امرائے سلطنت ہون (ششم) غرباء مین کوشش کرو کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرین اور نماز پڑھین (ہفتم) لڑائی فساد اچھی چیز نہین اس سے ہمیشہ پرہیز کرو اور اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرو۔ (ہشتم) اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو قرآن مجید کو پڑھو۔ ہان تدبر اور تفکر سے پڑھو اور غرض قرآن مجید پڑھنے سے عمل ہو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ (آمین)

مشورہ طلب تجویز

بابو محمد اسمٰعیل صاحب لاہور کا (فیروزپور) ایک روپیہ بھیجکر ناظرین بدر سے التجا کرتے ہین کہ سب صاحبان حسب توفیق چندہ دین اور سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کا مضمون دربارہ ثناء اللہ ٹریکٹ کی صورت مین چھاپکر تقسیم کیا جاوے کہ احباب کیا فرماتے ہین؟

ایک تحریک۔ ایک دوست جو علی گڑھ کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنے

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر برادر پراپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع کیا گیا)

کلام امام

کتابوں کا شوق

(۶۔ فروری بعد عصر) باوجود اس حالت تکلیف کے مفید دینی کتب کے منگوانے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کتابوں کی جو فہرستیں کتب فروشوں سے آتی ہیں ان کو سُنتے اور کتابیں منگوانے کے واسطے نشان کراتے ہیں۔

چند کتابیں اخویم محمدؐ ذوالفقار علی خانصاحب نے رامپور سے نقل کرا کر بھیجی ہیں۔ ان کا ذکر تھا فرمایا بڑی بڑی نایاب کتابیں خدا نے مجھے دی ہیں ان میں ایک محلّٰی ابن حزم ہے۔

تخفیف ہے

فرمایا میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ تھوڑی دیر بغیر سہارے کے اور پھر تکیوں کے سہارے سے بیٹھے رہے۔

میر ناصر نواب صاحب حاضر ہوئے انکو مخاطب کر کے فرمایا اب بہت تخفیف ہے۔ جی بیٹھنے کو چاہتا ہے یہ بھی تخفیف کا نشان ہے۔

ایک مبشر خواب

عاجز راقم نے محبی اخویم چودھری غلام حسن اسٹیشن ماسٹر بھاولپور کا خط پیش کیا جس میں انہوں نے اپنا ایک خواب لکھتے ہیں کہ حضور چھوٹی مسجد میں حسب دستور درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ اور سفید لباس حضور نے پہنا ہوا ہے۔ اور تازہ عمدہ حنا کا رنگ ریش مبارک پر چڑھا ہوا ہے۔ اس خواب سے بندہ کے دل میں راحت ہوئی۔

فرمایا بڑی مبارک خواب ہے بہت مبارک ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔

بسط منجانب اللہ

اچار زمینقند کی حضور کو خواہش تھی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب نے لا کر حاضر کیا۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بسط کیا ہے۔ جس چیز کی خواہش میرے دل میں آتی ہے وہی کثرت سے مہیا ہو جاتی ہے۔ یہ اُس کا رحم اور غریب نوازی ہے۔

تعبیر خواب

ایک شخص کا خواب پیش ہوا کہ اگر کوئی کسی سے لحاف اور توشک مانگے تو اس کی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا مانگنے والے کو آرام دنیا کی خواہش ہے۔

تخیلات کو چھوڑ دو

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذشتہ سنیچر کی شب کو آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ احباب کے فائدہ کے لئے گذارش کرتا ہوں۔ فرمایا۔

"کہ دنیا میں تین قوتیں کام کرتی ہیں۔ (۱) قوت تخیلہ (۲) قوت علمی (۳) قوت عملی۔

قوت تخیلہ سے کام لینے والے لوگوں میں سے اکثر شعرا کا گروہ ہے ہماری ملک میں حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ بڑے شاعر ہوئے ہیں۔ اعجاز خسروی اُن کی ایک کتاب ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیسی عجیب وغریب کتاب ہوگی۔ پھر ایک بڑے بزرگ کی صحبت میں رہے ہیں۔ یعنی حضرت سلطان نظام الدین صاحب دلی کے مریدان خاص میں سے تھے تخیل میں پڑنے کا نتیجہ ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ سے اسقدر قرب کے باوجود بھی خلافت سے محروم رہ گئے۔ اور حضرت نصیر الدین صاحب چراغ دہلی کو وہ دولت نصیب ہو گئی۔ مرزا غالب کیسے بڑے شاعر تھے انکا تخیل اسقدر بلند بار یک ہوتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شعر کہا ہے اور کچھ عرصہ بعد اُس کا مطلب جو ان سے پوچھا گیا تو خود بھی نہ سمجھ سکے اسقدر اعلیٰ درجہ کی قوت تخیلہ کے باوجود پھر حالت کیا تھی ایک سہرے کے معاملہ میں ذوق سے جو مقابلہ آن پڑا تو لگے پیچھے سے معافی مانگنے۔ ایک معذرت کا قطعہ لکھا۔ بات ہی کیا تھی۔ سید انشا اللہ خان لکھنؤ میں بڑے شاعر تھے تخیل بڑا بڑھا ہوا تھا۔ آخر یں دھونی رما کے گذرے ہوئے۔ یہ ہمارے ملک کی چند مثالیں ہیں اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تخیل سے کام لینے والا ہمیشہ ناکام نامراد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے .... بھی اسی قوت تخیلہ سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اپنے قلم کے زور سے ہم جو چاہینگے سو کر دینگے یاد رکھو یہ بڑی غلط راہ ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ میں کہونگا کہ ایسا آدمی ناکام نامراد رہتا ہے۔ دھرمپال اور ستیہ دیو نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ آخر ناکامی اور نامرادی کا مُنہ دیکھا۔ زمانہ ابتلاء میں قوت تخیلہ بہت بڑھجاتی ہے مجھے بھی اس بیماری میں کبھی قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا تو میں تھوک کر الگ ہو گیا۔ خود طبیب ہوں کبھی طبیعت میں خیال آیا کہ اس مرض میں یہ علاج کیا جائے۔ مگر فوراً طبیعت کو روکا کہ خبردار تیرا کوئی کام علاج میں دخل دینے کا نہیں۔ اسی لئے ڈاکٹروں کی رائے میں کبھی میں نے دخل نہیں دیا۔ غرض جب کبھی اس قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا اُس پر تھوک کر الگ ہو گیا۔ اور معاً قوت عملی کی طرف طبیعت کو منتقل کر دیا۔ قوت عملی کو درجہ کمال پر پہنچانے والا انبیاء کا گروہ ہوتا ہے وہ اپنی قوت عملی سے دُنیا کو پلٹ دیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت عملی نے فرعون جیسے عظیم الشان بادشاہ کا تختہ اُلٹ دیا۔ حضرت نوحؑ کی قوت عملی نے ایک عالم میں طوفان ڈھا دیا۔ میرا ایمان ہے مرزا نے جو شعر لکھے ہیں وہ تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ حال ہیں علمی اور عملی قوت کا نتیجہ ہیں۔

غرض کہ قوت عملی کو بڑھانا چاہئے۔ اور قوت تخیلہ سے جہانتک ممکن ہو پرہیز کرے۔ قوت تخیلہ سے کام لینے والا کامیاب نہیں ہوتا۔

تخیل میں زمین وآسمان کے قلابے ملانا بڑی غلطی ہے۔ ابھی ان ہی ڈاکٹر بشارت احمدؐ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) کو دیکھو کیا کیا خیال ہونگے رخصت لینے کی طیاریاں تھیں۔ کیا کیا خیالات تھے۔ آخر کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ وہ سب خیالات ہوا ہو گئے۔ جو مولا کریم کی مشیت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ تخیل میں منصوبے باندھنے اور زور قلم پر گھمنڈ کرنا۔ ہم یہ کر دینگے ہم وہ کر دینگے یہ سخت ناکامی کی راہ ہے۔ آپ کو میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ یہ باتیں چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ آپ کو چاہئے کہ میرے ہاتھ پر توبہ کریں۔ اور اس امر کی بیعت کریں کہ آئندہ میں کبھی قوت تخیلہ سے کام نہیں لونگا۔ اور اس بُری عادت کو چھوڑ دونگا۔ میں اس وقت اپنی مرضی سے نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا مجھ سے بلوا رہا ہے۔ اُسے مجھے مجبور کیا کہ میں بولوں۔ آپ اس عادت کو چھوڑ دیں۔ .... بھی اس عادت میں گرفتار ہیں۔ اُنھیں بھی بڑا گھمنڈ ہے کہ اپنے زور قلم سے یوں کر دینگے دوں کر دینگے۔ یہ رنگ چھوڑ دیں صرف اسی غلط راہ کے اختیار کرنے سے آدمی ابتلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اب بھی آپ میرے ہاتھ پر توبہ کریں کہ آئندہ اس امر سے قطعی پرہیز کرونگا۔ ورنہ یہ راہ نامرادی اور ناکامی کی راہ ہے۔

راقم حاضر الوقت ۷۔ فروری ۱۹۱۱ء

درخواست دعا

برادر احمد دین صاحب فیروز پور کا لڑکا بہت بیمار ہے تمام احباب ضرور توجہ مخلصانہ سے دعائے صحت فرماویں۔

درخواست نماز جنازہ

جناب سردار خانصاحب کپور تھلہ سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ سندھ کیطرف سے اعلان

تمام جماعت احمدیہ کو جو سندھ میں کسی جگہ رہتی ہیں اطلاع ہو کہ سب صاحب اپنا پورا پتہ جناب سکرٹری صاحب محمد حسین خانصاحب کینال آفیسر ریاست خیرپور میر کو تحریر فرماویں تاکہ سکرٹری صاحب بعض وقت اُن سے خط وکتابت کر سکیں۔

خاکسار محمدؐ اسماعیل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ سندھ از حیدر آباد سندھ

الفضا رکن بدر

ایک عاشق بدر شیخ فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر ببری بانڈہ تحریر فرماتے ہیں۔ "مکرم معظم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ براہ نوازش اپنا پیارا اخبار بدر جو اسم بامسمّٰی ہے۔ بلکہ اس چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آسمانی چاند سے صرف آنکھیں ہی روشن ہوتی ہیں اور یہ ہمارا بدر ہماری روحوں کو روشنی بخشتا ہے